بے کسوں کی مدد کرنے والا، رات بھر کا نمازی

جہاں انسانوں کے ساتھ ہمدردی اور تعاون کی تاکید کی گئی ہے، وہاں کسی انسان کو اذیت پہنچانے سے بھی سختی سے منع کیا گیا ہے

مسلم شریف کی روایت ہے:

ایک شخص نے راستے سے اس درخت کو کاٹ دیا جو لوگوں کو آنے جانے میں تکلیف دیتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کی بخشش فرمادی۔

بیمار کی عیادت اور اس کے علاج معالجے کا انتظام بڑے اجر وثواب کا باعث ہے۔ امام ترمذیؒ نے روایت بیان کی ہے:

"جو کوئی صبح کے وقت کسی بیمار کی عیادت کو جاتا ہے تو شام تک 70 ہزار فرشتے اس کیلئے دعا کرتے رہتے ہیں اور شام کے وقت جاتا ہے تو صبح تک 70 ہزار فرشتے اس کیلئے دعا کرتے رہتے ہیں اور اسے جنت کا ایک باغ عطا کیا جاتا ہے۔"

صحیح مسلم کی روایت ہے:

"جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی مزاج پرسی کیلئے جاتا ہے تو وہ جنت کے باغ میں ہوتا ہے۔"

امام ترمذیؒ نے ایک اور روایت بیان کی ہے:

"جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے (اسے تسلی دے) اسے اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا مصیبت زدہ کو۔"

نبی کریم ﷺ کے پڑوس میں ایک یہودی بیمار تھا، آپ ﷺ اس کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے، عالم نزع میں تھا، آپ ﷺ نے اسے کلمہ توحید پڑھنے کی تلقین کی، اس نے قریب کھڑے باپ کو سوالیہ انداز میں دیکھا، باپ نے کہا: ابوالقاسم (ﷺ) کی بات مان لو، اس نے کلمہ پڑھ لیا اور اسکی روح پرواز کرگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"شکر ہے اس رب کا جس نے اسے جہنم کی آگ سے بچا لیا۔"

خدمتِ انسانیت میں مسلم اور غیر مسلم میں فرق نہیں۔ ہاں مسلمان سے ہمدردی زیادہ ثواب کا باعث ہے لیکن اگر کوئی غیر مسلم بھی ہمدردی اور مدد کا مستحق ہو تو اس بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ وہ بھی اللہ کا بندہ ہے۔ متفق علیہ روایت ہے:

"جو کسی بیوہ یا یتیم کیلئے سعی کرے، وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا اس شخص کی طرح ہے جو بغیر کسی وقفے کے مسلسل نماز میں کھڑا ہو یا اس روزہ دار کی طرح ہے جو کبھی روزہ نہ چھوڑتا ہو۔"

ابوداؤد کی روایت ہے:

"جو کسی انسان کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہو، اللہ اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے اور جو کسی مسلمان کی تکلیف اور بے چینی کو دور کرنے میں مدد دیتا ہے، اللہ اسے قیامت کے دن بے چینی اور تکلیف سے نجات دے گا۔"

ترمذی شریف کی روایت ہے:

"تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔"

بخاری اور مسلم کی روایت ہے:

"جو بندوں پر رحم نہیں کرتا اللہ بھی اسے اپنی رحمت سے محروم کر دیتا ہے۔"

امام احمد اور امام ترمذی نے روایت بیان کی ہے:

"رحم اور ہمدردی تو اس شخص کے دل سے نکال دی جاتی ہے جو بد بخت ہو۔"

ہمیں چاہئے کہ ضرورت مند انسانوں سے محبت اور ہمدردی کریں اور انکی ضرورتوں کو پورا کرنے میں مدد دیں تا کہ اللہ کی رضا حاصل ہو۔ نبی ﷺ کی سیرت اور آپ ﷺ کا عمل ہمارے لئے عملی نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نبوت سے قبل بھی انسانیت کی خدمت میں پیش پیش تھے۔ مشرک بڑھیا کی گٹھڑی اپنے مبارک کندھوں پر اٹھا کر منزل تک پہنچا دی۔ جب آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی اور گھر پہنچے تو حضرت خدیجہؓ سے فرمایا ''مجھے کمبل اڑادو مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے''۔ پھر نزول وحی کی کیفیت بیان کی تو حضرت خدیجہؓ جو عرب کی جہاندیدہ فہم وفراست والی خاتون تھیں، انہوں نے فرمایا ''اللہ آپ ﷺ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا، آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے ہیں، اقرباء کے حقوق ادا کرتے ہیں، جن کا بوجھ کوئی نہیں اٹھاتا، ان کے بوجھ آپ ﷺ اٹھاتے ہیں، مہمان کا اکرام کرتے ہیں۔ سبحان اللہ! ایسے خادم خلق انسان کو اللہ تعالیٰ کیسے ضائع کرے گا۔ یہی تو دراصل دین اسلام کی اصل پہچان ہے۔ یہ دین ہمیں انسانوں کے ساتھ پیار و محبت کا درس دیتا ہے۔ صحابہ کرامؓ تو اپنی ضرورتوں پر دوسروں کی ضرورتوں کو ترجیح دیتے تھے۔ آج ہر طرف چھینا جھپٹی کا منظر ہے۔ مسلمان کی تعریف تو نبی رحمت ﷺ نے یوں بیان کی ہے:

"مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"

آج مسلمان، مسلمان کا گلا کاٹتا ہے، اس کی عزت وآبرو سے کھیلتا ہے، اس پر ظلم وزیادتی کرتا ہے۔ افسوس ہم نے اپنے ہی ہاتھوں اسلام کے چہرے کو داغدار کر رکھا ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

"جو دوسرے کو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔"

بددیانتی اور دھوکا دہی اسلام میں حرام ہے، ایسا کام کرنے والا مسلمانوں میں سے کیسے ہوسکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جو مسلمان پر ہتھیار اٹھائے، وہ ہم میں سے نہیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"خبردار! میرے بعد کافر نہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔"

جہاں انسانوں کے ساتھ ہمدردی اور تعاون کی تاکید کی گئی ہے، وہاں کسی انسان کو اذیت پہنچانے سے بھی سختی سے منع کیا گیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"وہ شخص مسلمان نہیں جس کا پڑوسی اس کے ایذا سے محفوظ نہ ہو اور وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کا پڑوسی بھوکا سوئے اور وہ خود پیٹ بھر کر کھانا کھائے۔"

صحابہ کرامؓ اپنے پڑوسیوں کو کوئی ہدیہ بھیجتے تو بعض اوقات وہ ہدیہ 40 گھروں سے ہو کر واپس بھیجنے والے کے پاس لوٹ آتا تھا۔ وجہ کیا تھی؟ ہر ایک یہ سمجھتا تھا کہ شاید میرا پڑوسی مجھ سے زیادہ اسکا ضرورت مند ہو لہذا وہ اسے آگے بھیج دیتا۔

جنگ یرموک کا واقعہ تو بہت ہی مشہور ہے۔ ایک زخمی نے آواز لگائی: پانی، اس کا بھائی پانی کا برتن لے کر قریب پہنچا تو آگے سے آواز آئی: پانی، اس عالم نزع میں اس نے اشارہ کیا کہ پانی دوسرے زخمی تک پہنچایا جائے۔ یہ شخص اس کے قریب پہنچا تو آگے سے تیسرے نے آوز دی: پانی، اس نے بھی اپنی ذات پر دوسرے کو ترجیح دی، اسی طرح 5 یا 7 لوگ حالت پیاس میں چل بسے لیکن تاریخ کا نیا باب رقم کر گئے کہ مسلمان وہ ہوتا ہے جو عالم نزع میں بھی اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتا ہے۔

ایک کاروباری شخص شدید بیمار ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے بیرون ملک علاج کیلئے جانے کا مشورہ دیا۔ اس نے تیاری مکمل کر لی، ایک دن اس نے قصاب کی دکان پر دیکھا کہ ایک بڑھیا وہ چھیچھڑے اور ہڈیاں وغیرہ اکھٹے کر رہی ہے جو قصائی گوشت صاف کر کے پھینکتا ہے۔ اس نے بڑھیا سے پوچھا: ان کا کیا کرو گی۔ بڑھیا نے لرزتی زبان سے جواب دیا: میری بیٹی اور داماد ایک حادثے میں فوت ہو گئے تھے، اپنے پیچھے 5 بچے چھوڑ کر گئے ہیں۔ میں غریب عورت ان کی کفالت کی ذمہ دار ہوں، وہ گوشت کھانے کا تقاضا کر رہے تھے۔ میں تو روکھی سوکھی مشکل سے مہیا کرتی ہوں، گوشت کیسے خریدوں۔ یہی چھیچھڑے وغیرہ ان کو پکا کر دوں گی۔ اس مال دار شخص کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ قصاب سے کہا: بڑھیا کو ہر ہفتے گوشت دے دیا کرو، اسکی ادئیگی میں کروں گا۔ پھر اس بوڑھی عورت سے کہا: آپ ان بچوں کو میرے پاس بھیج دیں، میں کسی کو کام پر اور کسی کو پڑھائی میں لگا دوں گا۔ اس واقعے کے بعد وہ شخص ہر روز اپنے آپ کو بہتر محسوس کرنے لگا یہاں تک کہ صحت یاب ہو گیا۔ ڈاکٹر کے پاس جا کر اپنے ٹیسٹ کروائے تو مکمل طور پر شفا مل چکی تھی۔ سچ فرمایا میرے آقا ﷺ نے:

"صدقے سے مریضوں کا علاج کرو۔"

ترمذی شریف کی روایت ہے:

"جو شخص چند دن کیلئے کسی کو دودھ دینے والی بکری عاریۃً دے یا کسی کو رقم بطور قرض دے یا کسی کو راستہ دکھا دے تو اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا ایک غلام آزاد کرنے کا۔"

ثواب تو دراصل بے حد و حساب مل سکتا ہے، بس ہم نیکی کے کاموں کی طرف راغب ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے فرمایا:

"ایمان کے 70 سے کچھ اوپر شعبے ہیں، اعلیٰ درجہ جہاد فی سبیل اللہ ہے اور ادنیٰ درجہ راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینا ہے۔"

کوئی پتھر، جھاڑی یا ایسی کوئی چیز جو تکلیف دیتی ہو، اس کو راستے سے ہٹا دینا دینِ رحمت کا تقاضا اور ایمان کا جز ہے۔ آج بہت سے مسلمان کسی کی تکلیف کو دور کرنے کے بجائے کسی کی تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔ گاڑی اس طرح کھڑی کریں گے کہ دوسرے کو گزرنے کی جگہ نہ ملے۔ کسی گاڑی کے پیچھے اسطرح پارکنگ کریں گے کہ آگے والے کو گھنٹوں انتظار کرنا پڑے گا۔ طعنے دے کر دوسروں کی دل

آزاری کرنا، گالی گلوچ کرنا، پڑوسی کو ایذا پہنچانا، رشتہ داروں سے معمولی باتوں پر قطع رحمی کرنا تو عام معمول کی باتیں ہیں۔

ترمذی شریف کی روایت ہے:

"جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی آبرو کا دفاع کرے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے سے جہنم کی آگ دور کر دے گا۔"

ابوداؤد کی روایت ہے:

"جہاں کسی مسلمان کی بے حرمتی کی جا رہی ہو اور اسے بے آبرو کیا جا رہا ہو، جو شخص اسے بے یار و مددگار چھوڑ دے گا، اللہ تعالیٰ اسے اس موقع پر بے یار و مددگار چھوڑ دے گا جہاں اسے مدد کی ضرورت ہوگی اور جو شخص اس موقع پر اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ اسکی ایسی جگہ پر مدد کرے گا جہاں اس کی ضرورت ہوگی۔"

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو دوسروں کی خدمت کی توفیق دے، آمین۔